تعظیمِ رسول ﷺ
اور
گستاخ رسول کی سزا

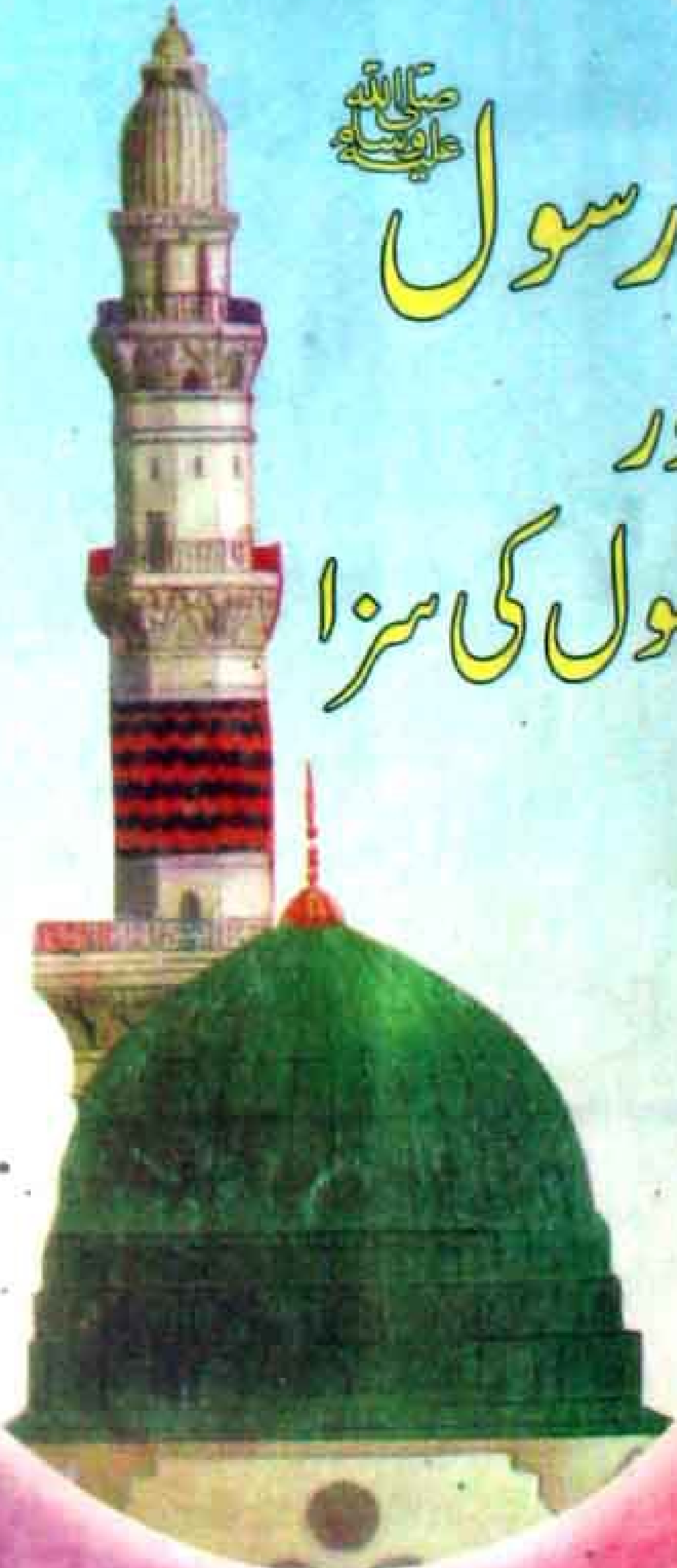

مصنف مولانا محمد اشرف قادری رضوی

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

تعظیمِ رسول ﷺ

اور

گستاخِ رسول کی سزا

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف قادری رضوی
خطیب جامع مسجد کھوڑ شہر ۔ ضلع اٹک

ناشر

مکتبہ ضیائیہ

بوہڑ بازار راولپنڈی فون: 552781

﴾جملہ حقوق محفوظ﴿

نام کتاب :-	تعظیم رسول اور گستاخ رسول کی سزا
مصنف :-	مولانا محمد اشرف قادری رضوی
ضخامت :-	۶۴ صفحات 16 / 36 x 23
تعداد :-	گیارہ صد
تاریخ اشاعت :-	اگست ۱۹۹۹ء
قیمت :-	۱۸/ روپے
ناشر :-	مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

ملنے کا پتہ

ہر اچھے بکسٹال سے طلب فرمائیں

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی
ناظم اعلیٰ ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

علم و ادب' صفا و تزکیہ' تقویٰ و احسان' جہد و جہاد اور بزرگی و پارسائی کسی کی میراث نہیں۔ یہ وہ گوہر تابدار ہے جو محض اللہ کے فضل و احسان سے ملتے ہیں ——— اور اللہ کا فضل و احسان ساون کی طرح برستا ہے لیکن اس کے صاف و شفاف قطروں سے فیضیاب صرف وہی ہو سکتے ہیں جن کے دلوں کے ظرف میں محبت موجود ہوتی ہے۔ محبت ویسے بھی دوئی پسند نہیں ہوتی اس کی توجہ کا مرکز محبوب ہی ہوتا ہے اور پھر جب یہی محبت حسن ازل کے شاہکار آقا و مولا تاجدار نبوت سیدنا محمد ﷺ کے حرم جمال میں اتر جائے تو اس کے نزدیک ان کے اخلاق و خلق کے جلووں کے سوا دنیا پھیکی معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ مذہب تو "اعتقاد" کی راہوں میں اس میں مزید اضافہ کر دیتا ہے کہ "وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا"۔

marfat.com

دنیا کے کسی عام ادب میں بھی محبوب کو گالی دینا کوئی پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ یہ نازک مسئلہ مذہب کے سامنے اٹھایا جائے اور پھر اسلام تو سب مذہبوں کا بھی قبلہ و کعبہ ہے۔ اس کے اصول ہمہ گیر کائنات گیر بلکہ محشر گیر ہیں۔ اس میں تو گالی اور عیب چینی ویسے ہی جرم ہے چہ جائیکہ اس کا تختہ مشق محبوں سے زیادہ پاک حسن کے جلوؤں کو بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا شاتم اور سات قاتل معافی نہیں ہوتا اس پر دینی علماء اور روحانی عاشقوں کا اتفاق ہے۔ اسی مسئلہ کو مولانا محمد اشرف قادری رضوی صاحب نے بڑے سلیقے سے اٹھایا ہے۔ مولانا محترم کی کتاب میں وقت کی کمی کی وجہ سے پڑھ نہیں سکا۔ حضرت کو اصرار تھا کہ کتاب جلدی چھاپ دی جائے۔ قارئین کی صف میں شامل ہو کر انشاء اللہ اس صحیفہ محبت کو پڑھوں گا۔ جستہ جستہ کتاب کے جو حصے پڑھے مولف کا ذوق محبت' عقیدت' خلوص اور محنت کا رنگ غالب دکھائی دیا۔ اللہ کرے حضرت کے قلم سے نفع بخش اشاعت کا سلسلہ جاری رہے۔ (آمین ثم آمین)

دعا جو و دعا گو

سید ریاض حسین شاہ

marfat.com

تقریظ

نباض قوم عالم باعمل رئیس التحریر سیدی الکریم

حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی

خلیفہ مجاز حضرت محدث اعظم پاکستان سیدنا محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی (رحمتہ اللہ علیہ)

فاضل عزیز مولانا محمد اشرف قادری رضوی سلمہ کی کتاب
"تعظیم رسول اور گستاخ رسول کی سزا"
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک نظر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ماشاء اللہ مولانا محمد اشرف قادری رضوی صاحب نے اس بنیادی و اصولی مسئلہ کو مدلل طور پر بڑی محنت سے واضح فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ بوسیلہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فاضل عزیز کی اس خدمت کو قبول فرمائے، علم و عمل میں برکت فرمائے اور کتاب کو مقبول و نافع بنائے (آمین)

marfat.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں!
اور ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دعاگو

ابوداؤد محمد صادق رضوی

گوجرانوالہ

marfat.com

فہرست

		صفحہ نمبر
۱	تقاریظ	۳
۲	انتساب	۹
۳	خراج عقیدت	۱۰
۴	ہدیہ عقیدت	۱۱
۵	ابتدائیہ	۱۲
۶	پیغام رضا علیہ الرحمہ	۱۴
۷	قرآن اور تعظیم رسول ﷺ	۱۷
۸	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تعظیم رسول ﷺ	۲۳
۹	دیکھے شاہوں کے دربار ملا اس دربار سا کوئی نہیں	۲۴
۱۰	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول ﷺ	۲۵
۱۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول ﷺ	۲۶
۱۲	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول ﷺ	۲۸
۱۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز	۳
۱۴	دروازۂ رسول ﷺ پر ناخنوں سے دستک	۳۲
۱۵	تعظیم ارشاد رسول ﷺ	۳۳
۱۶	تعظیم کے درجے	۳۶
۱۷	اعلیٰ حضرت اور تعظیم رسول ﷺ	۳۷
۱۸	بالوں کی تعظیم	۳۸

marfat.com

۱۹	آداب ملاقات	۳۸
۲۰	آداب محفل	۳۹
۲۱	پاک بستر کی تعظیم	۴۰
۲۲	تعظیم اسم محمد ﷺ	۴۱
۲۳	تعظیم رسول ﷺ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ	۴۲
۲۴	رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں	۴۳
۲۵	حضور اکرم ﷺ کی ہر چیز قابل تعظیم ہے	۴۵
۲۶	قرآن اور گستاخ رسول ﷺ	۴۷
۲۷	گستاخ رسول ﷺ اور اجماع امت	۵۰
۲۸	گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں صحابہ کرام کا طرز عمل	۵۲
۲۹	گستاخ رسول ﷺ کی توبہ قبول نہیں ہوتی	۵۴
۳۰	غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے گستاخ کا قتل	۵۶
۳۱	گستاخ کو قبر نے قبول نہ کیا	۵۸
۳۲	گستاخ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا	۵۸
۳۳	توہین رسالت کی سزا	۵۹
۳۴	رفیقہ حیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا	۵۹
۳۵	عصاء مبارک کی بے ادبی کا نتیجہ	۶۰
۳۶	موئے مبارک کو اذیت دینے والے پر جنت حرام	۶۱
۳۷	اسم مبارک کی گستاخی کا انجام	۶۲
۳۸	خاتمہ	۶۳

marfat.com

انتساب

ناچیز اپنی سعی جمیل کو بصد عجز و نیاز بصد ادب و احترام حضور شیخ الحدیث' محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمتہ کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

جنہوں نے پرفتن دور میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کی تشہیر اور پیغام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شب و روز صرف فرمائے اور جنہوں نے اپنی زندگی میں کسی گستاخ بے ادب سے مصافحہ نہ فرمایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

دعا جو

ناچیز محمد اشرف قادری رضوی غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد کھوڑ شہر ضلع اٹک

marfat.com

خراج عقیدت

روشنائی کی ہر بوند اس آنکھ کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو فراق رسول ﷺ میں روتی ہے۔

روشنائی کی ہر بوند اس زبان کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو رسول اکرم ﷺ کی مدح سرائی کرتی ہے۔

روشنائی کی ہر بوند اس دل کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے جو محبت رسول ﷺ سے آباد ہے۔

marfat.com

ہدیہ عقیدت

بصد خلوص، عجز و نیاز حضور ابو عتیق مفتی محمد نصیرالدین صاحب قادری چشتی میروی رحمتہ اللہ علیہ (پنڈی گھیب) ضلع اٹک۔

جن کے قلم نے اسلام و سنیت کو تقویت بخشی اور بے شمار لوگوں کو گمراہ ہونے سے بچالیا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد اشرف قادری رضوی

marfat.com

ابتدائیہ

سلطان معظم ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ سرکار دو عالم ﷺ اُس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے اور یاد رہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت عین طاعت الٰہی ہے۔ طاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی نماز میں ہو اور نبی ﷺ اسے یاد فرمائیں تو فوراً جواب دے اور دربار رسالت ﷺ میں حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔ سرکار نامدار ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ سے لے کر اب تک تمام صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین اور جملہ علمائے متقدین و متاخرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور عامہ مسلمین نبی مکرم

marfat.com

ﷺ کی ہر طرح سے تعظیم و توقیر کرتے رہے مگر افسوس کہ اس زمانے میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اس نبی ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں لیکن تعظیم رسول ﷺ کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں اور حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بانظر حقارت دیکھے وہ کافر ہے۔

دنیائے اسلام کے ہمدرد مسلمانوں سے ناچیز کی پر زور درد بھری اپیل ہے کہ دعا کیا کریں کہ خداوند تعالیٰ سادہ لوح مسلمانوں کو دین کے ڈاکوؤں سے محفوظ فرمائے اور ڈاکہ ڈالنے والوں کو ہدایت نصیب فرمائے (آمین بجق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

ناچیز محمد اشرف قادری رضوی غفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد کھوڑ شہر ضلع اٹک

marfat.com

پیغام رضا رحمتہ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے' رافضی ہوئے' نیچری ہوئے' قادیانی ہوئے' چکڑالوی ہوئے' غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں' ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں۔ حضور

marfat.com

علیہ السلام سے صحابہ کرام روشن ہوئے' ان سے تابعین روشن ہوئے' تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے' ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے' ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔ جس سے خدا اور رسول ﷺ کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۳)

marfat.com

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
نعرہ کیجئے یارسول اللہ کا مفلسو! سامان دولت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟ عشق کے بدلے عداوت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جان کافر پر قیامت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب مہ پھر اشارت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا ایسے پیارے سے محبت کیجئے
آپ ہم سے بڑھ کر ہم پر مہرباں ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

(اعلیٰ حضرت علیہ رحمہ)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

قرآن اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝ (پ:۲۶ — ع:۱۳)

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرنا اور ان کے حضور زوردار آواز نہ نکالنا' جس طرح زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو' ورنہ تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

marfat.com

مقام غور

اللہ اکبر کتنا بلند مقام ہے بارگاہ رسول ﷺ کا کہ اصحاب رسول جو ایمان میں سب سے اعلیٰ جماعت ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ کا تمغہ امتیاز جنہیں بارگاہ خداوندی سے عنایت ہو چکا ہے۔ مگر اللہ عزوجل نے ان صحابیوں' غازیوں' مجاہدوں اور نمازیوں سے فرما رہا ہے کہ خبردار رہنا کہ بے شک تمہیں نبی ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہے لیکن میرے محبوب مکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں جب تم حاضری دو تو آپ ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ نکالنا اور میرے محبوب ﷺ کو اس طرح نہ پکارنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور اگر تم نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ذرہ برابر بھی بے ادبی کی تمہارے سارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

یعنی آسمان کی چھت تلے ایک ایسا مقام ادب ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازک تر ہے۔ مَیں اور آپ کس شمار میں ہیں۔ یہاں تو جنید

marfat.com

بغدادی، بایزید بسطامی (رحمہا اللہ تعالیٰ) جیسے ولی اونچی آواز سے بولنا تو کجا، اپنا سانس تک روک لیتے ہیں، اس لئے کہ یہاں اونچا سانس بھی سوء ادب ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا○ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ وَ تُسَبِّحُوۡهُ بُکۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا○

(پ:۲۶ — ع:۹)

اے محبوب! (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے تمہیں شاہد و مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مذکورہ آیت مبارکہ میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے تعظیم کرے ہر

marfat.com

جائز طریقے سے ادب بجا لائے اور حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کرے کیونکہ حضور ﷺ کی اطاعت عین طاعت الٰہی ہے' طاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمہ (شفاء شریف جلد ۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ خداوند تعالٰی نے حضور ﷺ کی حرمت و توقیر کو واجب قرار دیا اور ان کی تکریم و تعظیم کو لازم فرمایا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

لَا تَجۡعَلُوۡ دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا (پ:۱۸ — ع:۱۵)

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں حافظ ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ شروع ایام میں لوگ رسول اللہ ﷺ کو

marfat.com

یَامُحَمَّدُ' یا اباالْقَاسِمِ کہہ کر مخاطب کر لیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کا سکہ بٹھانے کی خاطر اس طرح پکارنے سے لوگوں کو منع فرما دیا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے یَانَبِیَ اللّٰہ' یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وغیرہ القاب سے مخاطب کرنا شروع کر دیا تھا۔

(دلائل النبوۃ۔ جواہر البحار شریف جلد اول)

اِسی طرح علامہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے متعدد نام اور کنیتیں ہیں لیکن ان میں سے کسی کے ساتھ آپ ﷺ کو ندا کرنا حرام ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری)

مسلمانوں یہ واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ عزوجل نام لے کر نہ پکارے' غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔ نیز علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نام سے پکارنا حرام ہے۔ بلکہ کہا جائے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ' یَانَبِیَّ اللّٰہِ اور ظاہر ہے کہ یہ حکم آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی باقی ہے۔

marfat.com

نبی کی تعظیم و توقیر بیشک بحکم خدا مومنوں پر ہے واجب

مگر شرک کہہ کر جہنم ٹھکانہ ہوا جو تمہارا تو پھر کیا کرو گے

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (پ:۲۶ — ع:۱۳)	اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس آیت کریمہ میں خداوند تعالیٰ نے ایمان والوں سے خطاب فرمایا کہ تم میرے محبوب مکرم ﷺ کا ادب کرنا' تعظیم و تکریم کرنا اور ان سے آگے نہ بڑھنا۔ اللہ تعالیٰ نے یَااَیُّهَا النَّاس—— اے لوگو! نہیں فرمایا' سارے لوگوں سے خطاب نہیں کیا۔ اس لئے کہ سلطان معظم ﷺ کا ادب کرنا صرف اہل ایمان کا کام ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو بے ادب ہیں وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

ے هزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

(عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ)

marfat.com

اگرچہ مشک و گلاب سے اپنا منہ ہزار بار بھی دھو لیا جائے پھر بھی آپ کا نام مقدس زبان پر لانا کمال درجے کی بے ادبی ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

(مولانا روم علیہ الرحمہ)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ہم ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ کیونکہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محروم رہتا ہے۔

صحابہ کرام اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلطان معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم صحابہ کرام ہر طرح سے بجا لاتے۔ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور مجلس کی آداب خود بیان فرمائے ہیں۔ دستور ہے کہ دنیا کا کوئی شہنشاہ آتا ہے تو اپنے دربار کے آداب خود بتاتا ہے اور جب جاتا ہے تو اپنے نظام آداب کو بھی لے جاتا ہے۔ مگر شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کا عالم ہی نرالا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو خالق کائنات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کا ادب نازل فرماتا ہے اور

marfat.com

کسی خاص وقت تک کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے۔ ادب کے قوانین مقرر فرماتا ہے۔

دیکھے شاہوں کے دربار ملا اس دربار سا کوئی نہیں

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کہ وہ مسلمان نہ ہوئے تھے حدیبیہ کے مقام پر حضور ﷺ سے صلح کی گفتگو کرنے کے لئے آئے اس موقع پر صحابہ کرام کو حضور ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے جو انہوں نے دیکھا تھا واپسی کے بعد مکہ شریف کے کافروں سے ان لفظوں میں انہوں نے بیان کیا۔

قسم خدا کی میں بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے پر اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی

marfat.com

تعمیل ہوتی ہے اور جب وہ وضو فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل (استعمال شدہ) پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جب ان کی بارگاہ میں بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور تعظیما" ان کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔ (بخاری شریف جلد اول)

- جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر' عمر' عثمان' علی
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت کے موقع پر یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو جانثاری کی مثال قائم کی ہے وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے کہ جب حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں غار کے قریب پہنچے تو پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اندر گئے صفائی کی' غار کے تمام سوراخوں کو بند کیا' ایک سوراخ کو بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا رکھ کر اس کو بند کیا' پھر حضور اکرم ﷺ کو بلایا اور حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے

marfat.com

زانو پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے' اتنے میں سانپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو کاٹ لیا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شدت الم کے باوجود محض اس خیال سے پاؤں نہ ہٹایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل بھی بے ادبی ہے۔ آخر جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب آنسو کے قطرے چہرہ اقدس پر گرے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واقعہ عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈسے ہوئے حصے پر اپنا لعاب دہن لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

ایک اور روایت کے اندر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! میں بڑا ہوں یا تو عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر تو میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(خلفاء راشدین ص ۱۱۲)

عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور تعظیم حکم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک دفعہ بشر نامی منافق اور یہودی کے درمیان کسی بات پر

marfat.com

جھگڑا ہو گیا۔ یہودی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لے چلوں۔ چنانچہ وہ کوشش کر کے اسے عدالت مصطفیٰ ﷺ میں لے گیا۔ دونوں نے اپنا اپنا واقعہ سنایا۔ حضور ﷺ نے واقعات سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں فرما دیا۔ اس پر منافق کو بہت غصہ آیا اور بگڑ گیا۔ باہر آ کر کہنے لگا مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں ہے۔ میں تو عمر کے پاس جاؤں گا اور ان کا فیصلہ منظور کروں گا۔ یہودی کہنے لگا ارے بیوقوف جب تمہارے نبی نے فیصلہ کر دیا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی تو انہیں کے غلام ہیں اور پھر کوئی عقلمند آدمی ایسا نہیں ہے جو بڑی عدالت کے فیصلہ کے بعد چھوٹی عدالت میں رجوع کرے۔ مگر وہ منافق نہ مانا اور یہودی کو لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور منافق نے سارا قصہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی خاموش تھے کہ یہودی نے کہا۔ جناب میری گذارش بھی سنئے۔ یہی جھگڑا لے کر فیصلہ کروانے کے لئے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے فیصلہ میرے حق میں فرمایا۔ مگر منافق بے ادب نے فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس لئے یہ مجھے

marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا کیا ایسا ہی ہوا؟ اس نے کہا ہاں بس پھر کیا تھا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ غصے سے بھڑک اٹھے اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یہ بے ادبی برداشت نہ کر سکے۔ گھر میں داخل ہوئے ہاتھ میں تلوار پکڑی

فَضَرَبَ بِهِ الْمُنَافِقَ پس اس منافق کو قتل کر دیا

جب اس بے ادب و منافق کی جان نکل گئی تو فرمایا:

میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں اس شخص کے بارے میں جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو نہ مانے۔

(صاوی علی الجلالین ج۔۱ ص ۱۹۸)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۶ ہجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو قریش پر خوف و ہراس طاری ہوا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا اور ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم

marfat.com

قریش کو یہ بتانا کہ ہم جنگ کے ارادے سے نہیں آئے۔ ہم صرف عمرہ کی ادائیگی کے لئے آئے ہیں اور ان کو اسلام کی دعوت بھی دینا اور وہ مسلمان مرد و عورت جو مکہ میں ہیں ان کو فتح کی خوشخبری سنانا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کی طرف بڑھ رہے تھے کہ ان سے حضرت ابان بن سعید اموی ملے جو ابھی ایمان نہ لائے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی پناہ و ضمانت دی اور اپنے گھوڑے پر سوار کر کے ان کو مکہ مکرمہ لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا۔ ادھر حدیبیہ میں صحابہ کرام کہنے .لگے کہ عثمان رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ ان کو طواف بیت اللہ نصیب ہو چکا ہو گا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ میرے بغیر طواف نہ کریں گے۔ اسی دوران یہ افواہ اڑ گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے بیعت لی جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چونکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ کو مار کر ان کو بیعت کے شرف میں داخل فرمایا۔ بیعت رضوان کے بعد حضرت

marfat.com

عثمان رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو مسلمانوں نے ان سے کہا۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ نے طواف بیت اللہ کر لیا۔ آپ نے جواب دیا۔ تم نے یہ میرے بارے میں بدگمانی کی اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں مکہ میں ایک سال تک بھی پڑا رہتا اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں ہوتے تب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف نہ کرتا۔ قریش نے مجھ سے طواف کرنے کے لئے کہا تھا میں نے انکار کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اندر رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیم و ادب کا یہ پاس قابل ملاحظہ ہے کہ کفار بار بار پیشکش کر رہے ہیں کہ طواف کر لو مگر آپ جواب دیتے ہیں غلام کی کیا مجال کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کر لے۔ مسلمانو! غلام ہو تو ایسا ہو۔

حق تعالیٰ خوش ہوا عثمان سے
خوش تھے محبوب خدا عثمان سے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز

غزوہ خیبر کی واپسی میں مقام صہبا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

marfat.com

عصر پڑھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی اپنی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاتا ہوں تو حضور اکرم ﷺ کی نیند میں خلل آ جائے گا۔ زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جب چشم اقدس کھلی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی آفتاب پلٹ آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی۔ پھر سورج ڈوب گیا۔

تعظیم رسول ﷺ کی خاطر افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربان کر دی۔ چشم فلک نے ایسا منظر کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ رب تعالیٰ کے ایک بندہ کی درخواست پر اس کے ایک فدائی کے لئے سورج کو پلٹایا گیا ہو اور ایک فدائی نے محض تعظیم و توقیر رسول ﷺ کے پیش نظر اتنی عظیم قربانی دی ہو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

marfat.com

دروازۂ رسول ﷺ پر ناخنوں سے دستک

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے صحابہ کرام ان کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے۔ (شفا شریف جلد ۲)

حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں یعنی حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم اور ان کی توقیر کے لئے ضرب خفیف سے بہت ہلکی دستک دیتے تھے۔ (شرح الشفا مع نسیم الریاض جلد ۳)

صحابہ کرام جس طرح طوع و رضا کے ساتھ رسول معظم ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔ اس کے متعلق احادیث مبارکہ کثرت سے ملتی ہیں۔ ہم یہاں چند واقعات تعظیم ارشاد رسول ﷺ کے تحریر کرتے ہیں۔

marfat.com

تعظیم ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سفر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور ہمارے اونٹوں پر چادریں پڑی ہوئی تھیں جن میں سرخ ڈور تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ سرخی تم پر غالب ہوتی جاتی ہے۔ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ہم لوگ ایک دم ایسے گھبرا کے اٹھے کہ ہمارے بھاگنے سے اونٹ بھی اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور ہم نے فوراً سب چادریں اونٹوں سے اتار لیں۔ (ابو داوٗد شریف)

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کی انگاری اپنے ہاتھ میں ڈالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس شخص سے کہا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھا اور بیچ کر اس سے فائدہ اٹھا۔ اس نے جواب دیا نہیں اللہ عزوجل کی قسم میں اسے

marfat.com

کبھی نہیں لوں گا۔ جب رسول اکرم ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کبھی نہیں لوں گا۔ (مسلم شریف باب الخاتم)

(۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ گلابی رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ فرماتے ہیں جب میرے آقا ﷺ نے مجھے یہ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا مَا ھٰذَا یہ کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ سمجھ گئے کہ میرا یہ لباس آپ ﷺ کو پسند نہیں۔ وہ فوراً گھر گئے اور اس گلابی رنگ والے لباس کو اتار کر جلا دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو سرکار دو عالم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا۔ میں نے عرض کیا میں نے اسے جلا دیا۔ (مشکوۃ ص ۳۷۶)

(۴) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ تھے جب ان کی شادی ہوئی اور جس رات دلہن کو گھر لائے اسی رات جنگ احد کے لئے حضور ﷺ نے منادی کروائی کہ مشرکین مکہ' مدینہ منورہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے چلو۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اعلان رسول ﷺ سنا تو

marfat.com

اسی وقت اپنی بیوی سے جدا ہو کر میدان جہاد کی طرف چلنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ جب حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پہلی رات اپنی بیوی کو چھوڑ کر جانے لگے تو بیوی نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور روتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے آپ کی خاطر اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو چھوڑا اور آپ اب مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا اے بیوی! مجھے میدان جہاد میں جانے سے مت روکو۔ یہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس پر ساری دنیا قربان کی جائے تو بھی کم ہے۔ بہرحال آپ لشکر اسلام میں شامل ہو گئے اور کئی کافروں کو فی النار کرنے کے بعد شہید ہو گئے۔ جب جنگ ختم ہوئی تو تمام شہداء کی لاشوں کو جمع کیا گیا تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی لاش نہ ملی۔ پھر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف چشم نبوت اٹھائی تو کیا دیکھا کہ نورانی فرشتے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔ اسی دن سے آپ کا لقب غسیل الملائکہ مشہور ہو گیا۔

(مواہب لدنیہ جلد اول)

marfat.com

تعظیم کے درجے

حضور فقیہہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی (براؤں شریف بھارت) فرماتے ہیں کہ عرف عام کے اعتبار سے تعظیم کے کل چار درجے ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ درجہ سجدہ ہے۔ پھر رکوع پھر دو زانو بیٹھنا اور پھر قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(۱) **سجدہ** سجدہ ہماری شریعت میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے کو کرنا حرام ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (مشکوۃ ص۲۸۱)

(۲) **رکوع** تعظیم کا دوسرا درجہ یعنی بقدر رکوع جھک کر کسی کی تعظیم کرنا یہ بھی ہماری شریعت میں منع ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص۳۲۱ میں جواہرالاخلاطی سے ہے: بادشاہ ہو یا کوئی دوسرا اس کے لئے بقدر رکوع جھکنا منع ہے کہ یہ آتش پرستوں کے فعل کے مشابہ ہے۔ تعظیم کا تیسرا اور چوتھا درجہ یعنی کسی کی تعظیم کے لئے دو زانو بیٹھنا یا کھڑا ہونا تو یہ ہماری شریعت میں جائز ہیں اسی لئے عوام و خواص میں معمول و رائج

marfat.com

ہیں۔ لہٰذا واضح ہے کہ جب "ابلیس ملعون" نبی علیہ السلام کی اعلیٰ درجہ تعظیم سے انکار کے سبب زائدہ درگاہ ہو گیا تو جو شخص نبی علیہ السلام کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے بھی انکار کرے گا جو چوتھے نمبر کی ادنیٰ درجہ تعظیم ہے تو بدرجہ اولیٰ مردود بارگاہ الٰہی ہو گا۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اور تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمتہ کے وصال باکمال کا وقت قریب آیا تو آپ علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔ اے میرے عزیزو میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ جب میری روح میرے قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو میری قبر اتنی گہری کھودنا جس میں احمد رضا کھڑا ہو سکے۔ عقیدت مندوں نے عرض کیا۔ جناب قبر تو اتنی گہری ہونی چاہئے جس میں آدمی بیٹھ سکے۔ آپ علیہ الرحمتہ نے فرمایا یہ درست ہے مگر میں نے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پڑھا ہے کہ قبر میں' غاروں میں رونے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ میری محبت کو یہ گوارا نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف

marfat.com

لائیں اور میں بیٹھا رہوں۔ میری قبر کو اتنا گہرا کھودنا کہ جب سرکار ﷺ تشریف فرما ہوں تو میں کھڑا ہو کر ان کا استقبال کر سکوں۔

سرکار اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

بالوں کی تعظیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک دفعہ حضور ﷺ سر منڈوا رہے تھے اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو گھیر لیا۔ ان میں ہر ایک یہ ہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کا بال مبارک میرے ہاتھ میں آئے۔ یعنی ہر ایک کی کوشش تھی کہ حضور ﷺ کے سر انور کا بال مبارک میرے ہاتھ میں آئے۔ (مسلم شریف جلد ۲)

آداب ملاقات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ شریف کی ایک گلی میں حضور اقدس ﷺ سے میرا سامنا ہو گیا اور جنبی

marfat.com

(پلید) حالت میں تھا۔ میں نے گوارا نہ کیا کہ اس حالت میں سرکار ﷺ کے سامنے آؤں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کو دیکھتے ہی راستہ بدل گیا اور غسل کرکے آپ ﷺ کی خدمت عظمت میں حاضر ہوا تو: فرمایا اے ابو ہریرہ تو کہاں تھا فرماتے ہیں میں نے کہا میں پاک نہ تھا اس لئے ناپاکی کی حالت میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھنا پسند نہ کرتا تھا۔ (ابوداؤد شریف جلد ۱ ص ۳۴)

آداب محفل

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ صحابہ کرام علیہم رضوان آپ ﷺ کے سامنے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ گویا ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ (ابو داؤد شریف جلد ۲)

marfat.com

پاک بستر کی تعظیم

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابو سفیان صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ منورہ میں اپنی بیٹی سے ملنے آئے۔ جب بستر پر بیٹھنے لگے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جلدی سے بستر الٹ دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے محبوب ﷺ کا پاک بستر ہے اور تم مشرک ہو۔

قرآن فرماتا ہے: (ترجمہ) بے شک مشرک پلید ہے۔

لہٰذا تم بستر نبوت ﷺ پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہو۔ ابو سفیان کو تو اس سے بڑا رنج ہوا۔ مگر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دل میں جو عظمت و محبت اور تعظیم رسول ﷺ تھی وہ کب برداشت کر سکتی تھی کہ بستر نبوت پر ایک مشرک بیٹھے۔ گویا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کی عظمت و محبت کو محبت رسول ﷺ پر قربان کر دیا۔ کیونکہ یہ ہی تو ایمان کی شان ہے کہ باپ چھوٹتا ہے تو چھوٹ جائے مگر محبت رسول ﷺ کا دامن نہ چھوٹے۔

marfat.com

تعظیم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلطان محمود غزنوی نے ایک روز اپنے خادم خاص سے کہا۔ ایاز کے بیٹے پانی لاؤ۔ ایاز نے جب بادشاہ کے منہ سے یہ الفاظ سنے تو اسے فکر ہوا کہ شاید سلطان محمود غزنوی میرے بیٹے سے ناراض ہے جو آج اس نے میرے بیٹے کا نام لے کر نہیں بلایا بلکہ ایاز کا بیٹا کہا ہے۔ بہرحال ایاز پریشان ہو گیا۔ بادشاہ نے ایاز سے پوچھا کیا وجہ ہے تم پریشان کیوں ہو؟ ایاز نے کہا شاہ معظم! آج آپ نے میرے بیٹے کو بلایا مگر اس کا نام لے کر نہیں بلایا بلکہ ایاز کا بیٹا کہہ کر بلایا۔ مجھے فکر ہوا شاید میرے بیٹے سے کوئی گستاخی ہوئی ہے۔ اس نے کوئی بے ادبی کی ہے۔ سلطان محمود غزنوی نے ایاز کی بات سن کر کہا۔ اے ایاز میں تمہارے بیٹے سے ناراض نہیں ہوں بلکہ وجہ یہ تھی کہ تیرے بیٹے کے نام میں لفظ "محمد" آتا ہے اور جس وقت میں نے اسے بلایا تھا اس وقت میرا وضو نہیں تھا۔

مرا شرم آمد کہ لفظ محمد برزبان من
گزرد وقت کہ بے وضو باشم

یعنی مجھے شرم آتی ہے کہ بے وضو لفظ "محمد" زبان پر لاؤں۔ (روح

marfat.com

البیان جلد ۷ ص ۱۸۵)

تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام مالک رضی اللہ عنہ

حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں:
حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں کسی جانور کی سواری نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ مجھے خداوند تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ جس زمین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمائیں میں اس کو اپنے جانوروں کی سموں (کھروں) سے روندوں۔ (شفاء شریف جلد ۲)

اور اسی طرح سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جب کبھی سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرتے یا آپ کے پاس ذکر کیا جاتا تو آپ کا رنگ مبارک بدل جاتا اور (امام مالک) جھک جاتے ایک دن کسی نے پوچھ لیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو فرمایا جو میں دیکھتا ہوں اگر تم دیکھ لو تو تم کبھی انکار نہ کرو۔ (شفاء شریف)

مزید روایت کے اندر آتا ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی میں کبھی مدینہ منورہ کی حدود میں پیشاب نہیں کیا۔

marfat.com

دعا خداوند تعالیٰ ایسے حضرات کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کی قبروں کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے۔ اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا جنت میں پڑوس نصیب فرمائے۔ (آمین بجق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

جو ہمیں ادب کا سبق سکھا گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں

حضرت علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ اموی گورنر مروان بن الحکم روضہ منورہ کے پاس حاضر ہُوا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص قبر انور سے چمٹا ہُوا پڑا ہے۔ مروان نے اُس کی گردن پکڑ کر اٹھایا اور کہا کہ اے شخص! تجھے کچھ خبر ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ تو اُس شخص نے سر اٹھا کر جواب دیا کہ ہاں میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اے مروان! میں مٹی اور پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں بلکہ میں رسول اللہ ﷺ کے دربار گہربار میں حاضر ہوں۔ اے مروان! جب پرہیزگار لوگ حاکم بنیں تو رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن جب نااہل لوگ دین کے والی بنیں

marfat.com

تو رونا چاہئے۔ مروان یہ گرم گرم جملے سن کر خاموشی کے ساتھ چلا گیا۔ مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ بزرگ جنہوں نے مروان گورنر کو جھنجوڑ کر ڈانٹ دیا' یہ جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ (وفاء الوفا)

توجہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مروان گورنر کو جھڑک دیا اور یہ فرمایا کہ میں مٹی اور پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہُوا ہوں۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس مسئلہ پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ روضہ انور پر حاضری دینے والا یہ یقین و ایمان رکھے کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہُوا ہوں اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور میں اور میرے تمام اعمال ان کے پیش نظر ہیں۔ اس لئے ہر زاہر قبر انور کے پاس وہی ادب و احترام اور تعظیم و توقیر ملحوظ رکھتے تھے۔ جو صحابہ کرام علیہم رضوان بارگاہ نبوت علیہ السلام میں حاضر ہونے کے وقت ملحوظ رکھتے تھے کیونکہ آج بھی سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنی امت کے اعمال و احوال سے باخبر ہیں۔

marfat.com

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

زاہر طیبہ جب حضور اکرم ﷺ کے روضہ انور پر حاضری کا شرف حاصل ہو تو تو مسجد نبوی ﷺ میں روضہ انور کے مواجہہ اقدس میں دُعا مانگنے کا مودب طریقہ یہی ہے کہ سرکار ﷺ ہی کی طرف منہ کر کے دعا مانگیں۔ کیونکہ اس جگہ کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کرنے سے قبر انور کی طرف پشت ہو جاتی ہے جس کو محبت رسول ﷺ سے لبریز دل کبھی گوارا نہیں کر سکتا۔

سر جاتا ہے تو جائے مگر آقا ﷺ کو پشت نہ ہونے پائے کیونکہ ۔

اُسی جانب کو جھک جاتا ہے کعبہ
میرے محبوب ﷺ رخ تیرا جدھر ہو!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر چیز قابل تعظیم ہے

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

marfat.com

ان تمام مقامات اور ان تمام اشیاء کی تعظیم و تکریم کرنا جن کو حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ درحقیقت حضور ﷺ ہی کی تعظیم و تکریم ہے اور بہت ہی خیر و برکت کا باعث ہے۔ یہاں تک کہ جس سرزمین کی مٹی کو حضور ﷺ کے جسم مقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے در و دیوار کو بوسہ دیا جائے۔ (شفاء شریف ج ۲)

غرض یہ کہ حبیب اور حبیب کے مقامات' ملبوسات' برکات کی تعظیم و تکریم کرنی چاہئے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمتہ نے اس شخص کو تیس درے مارنے کا حکم دیا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی خراب ہے۔ آپ نے فرمایا جس سرزمین میں افضل الخلاق ﷺ آرام فرما ہیں تو کہتا ہے کہ اس سرزمین کی مٹی خراب ہے تو اس لائق تھا کہ تیری گردن اڑا دی جائے۔ (شفاء شریف)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم ﷺ
اس خاک پہ قربان دل شیدا ہے ہمارا

marfat.com

ایک روایت میں ہے۔ حضرت اسمٰعیل بن یعقوب تیمی فرماتے ہیں کہ ابن سکندر مسجد نبوی ؐ کے صحن میں ایک خاص جگہ پر لیٹتے۔ ان سے اس بات کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ پر رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ (وفاء الوفاء)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اقدس میں جو جگہ حضور اکرم ﷺ کے بیٹھنے کی تھی وہاں اپنے ہاتھوں کو ملتے، پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔ (شفاء شریف ص ۴۴/۳)

مقام غور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی نے لوگوں کے سامنے یہ کام کیا اس سے ظاہر ہے کہ ان کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ ہمارے اعتقاد میں یہ بات داخل ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا جسم مقدس تو کیا کپڑے بھی جس مقام پر لگ جائیں وہ مقام متبرک ہو جاتا ہے۔ اس مقام سے برکت حاصل کی جائے اور اس مقام کی تعظیم و تکریم کی جائے۔

قرآن اور گستاخ رسول ﷺ

دیکھو رب عزوجل فرماتا ہے۔

marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (پ:۱-ع ۱۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ﷺ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شان نزول مومنین کا طریقہ تھا کہ جب ان پر کوئی علمی چیز بیان ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کو عرض کرتے رَاعِنَا یارسول اللہ ﷺ ۔ یعنی ہماری رعایت اور ہماری طرف توجہ فرمایئے تاکہ آپ ﷺ کا چہرہ ہماری طرف رہے اور ہم آپ ﷺ کا کلام اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اس سے یہود کو موقعہ مل گیا کہ اُن کے ہاں لفظ رَاعِنَا لغت عبرانیہ یا سریانیہ میں گالیوں کا کلمہ تھا جو ایک دوسرے کو اس سے گالیاں دیتے تھے۔ جب انہوں نے یہ کلمہ مومنین کے منہ سے سنا تو موقع پاکر اس کلمہ سے حضور ﷺ کو بلانے لگے اور ان کا مقصد اس سے گالیاں کا ہوتا۔ مومنین کو اس کلمہ سے روکا گیا کیونکہ اس میں یہود کی زبان سے التباس پڑتا تھا اور انہیں حکم ہوا کہ اس کے ہم معنی لفظ کو استعمال کریں کہ جس میں

marfat.com

کسی قسم کا التباس نہ ہو۔

وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا ہماری طرف توجہ فرمایئے۔ نَظْرَۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اِنْتَظِرْہُ وَاسْمَعُوْا اور اچھی طرح سنو وہ کلام جو تمہارے ساتھ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اور ان مسائل کو یاد کرلو جو آپ ﷺ تمہیں فرماتے ہیں۔ صرف یاد ہی نہیں بلکہ انہیں دل میں جگہ دو یہاں تک کہ تم استعداد اور طلب مراعات کے محتاج نہ رہو۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ یہود کے لئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اہانت کی اور انہیں گالیاں عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دردناک ہے جبکہ انہوں نے بہت بڑی گالیاں دینے پر جرأت کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایسے الفاظ سے احتراز کیا جائے جن میں تعریض ہو۔

(روح البیان جلد اول ص ۲۴۰)

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (پ ۱۰۔ ع ۱۴)

(ترجمہ) وہ جو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

marfat.com

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا○ (پ۲۲۔ع۴ سورہ الاحزاب)

(ترجمہ) بے شک جو لوگ اللہ و رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ عزوجل نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دیکھ رب عزوجل فرماتا ہے

الٓمّٓ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ○ (پ۲۰ سورہ العنکبوت)

(ترجمہ) کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

گستاخ رسول ﷺ اور اجماع امت

(۱) قال ابو بکر بن المنذرا جمع عوام اھل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل قال ذٰلک مالک

marfat.com

بن انس والليث واحمد و اسحاق و هو مذهب الشافعی قال القاضی ابوالفضل توبته عند هؤلاء و بمثله قال ابو حنیفة و اصحابهٗ والثوری و اهل الکوفة والاوزاعی فی المسلمین لکنهم قالواهی ردة۔

(ترجمہ) امام ابو بکر بن منذر نے فرمایا' عامہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے قتل کیا جائے۔ ان ہی میں سے مالک بن انس' لیث' احمد' اسحاق (رحمہ اللہ) ہیں اور یہی شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضیٰ ہے (پھر فرماتے ہیں) اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے شاگردوں' امام ثوری' کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزعی کا قول بھی اسی طرح ہے ان کے نزدیک یہ روت ہے۔

(۲) قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیه وسلم المتنقص لهٗ کافر والوعید جار علیه بعذاب اللہ لهٗ و حکمهٗ عندالمة القتل و من شق فی

marfat.com

کفرہ و عذابہ کفر۔ (الشفاء ج۸، نسیم الریاض شرح الشفاء جلد ۴)

(ترجمہ) محمد بن سحنوں نے فرمایا۔ علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے، کافر ہے۔

(۳) و قال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احدا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلمًا۔ (الشفاء ج۲ ص۲۱۶، فتح القدیر شرح ہدایہ ج۴ ص۴۰۷)

(ترجمہ) امام ابو سلیمان الخطابی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی ﷺ کے سب کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

(۴) ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ اوالحق بہ نقصًا فی نفسہ او نسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرّض بہ او شبہہٗ بشیء علی طریق السب لہٗ

marfat.com

اوالازراء علیہ اوالتصغیر بشانہٖ اوالغض منہ والعیب لہٗ فھو سابٌّ لہٗ والحکم فیہ حکم الساب یقتل کما نبینہٗ و لا نستثنی فصلاً من فصول ھٰذا الباب علٰی ھٰذا المقصد و لا نمتری فیہ تصریحًا کان اوتلویحًا ...... و ھٰذا کلہٗ اجماعٌ من العلماء وائمۃ الفتوٰی من لکدن الصحابۃ رضوان اللّٰہ علیھم الٰی ھلم جرا۔ (الشفاء ص ۲۱۴ جلد ۲' الصَّارِمُ الْمسلُول ص ۵۲۵)

(ترجمہ) بے شک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ آپ ﷺ کے نسب دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب اہانت یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور ﷺ کو صراحتہ" گالی دینے والا ہے اسے قتل کردیا جائے۔

ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے نہ ہم اس میں کوئی

marfat.com

شک کرتے ہیں۔ خواہ صراحۃً توہین ہو یا اشارتاً کنایۃً۔ اور یہ سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے لے کر آج تک۔

(۵) والحاصل انهٗ لا شکَ و لا شبهة فی کفر شاتم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و فی استباحة قتله و هو المنقول عن الائمةِ الاربعة۔ (فتاوی شامی حنفی ص۳۲۱ جلد ۳)

(ترجمہ) خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ (ابو حنیفہ' مالک' شافعی' احمد بن حنبل) سے یہی منقول ہے۔

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں صحابہ کا طرز عمل

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی جس شدت کے ساتھ مرتدین کو قتل کیا محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام کے لئے مرتد کو زندہ دیکھنا ناقابل برداشت تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

marfat.com

یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل حضرت ابو موسیٰ اشعری سے ملاقات کے لئے آئے۔ ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا یہ یہودی تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی (ہو کر مرتد) ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت معاذ بن جبل کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے تین بار فرمایا۔ جب تک اِسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ (قتل مرتد) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم سے اُسے اُسی وقت قتل کر دیا گیا۔

(بخاری شریف: ج ۲، ابو داؤد: ج ۲، نسائی: ج ۲ ص ۱۵۲)

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توبہ قبول نہیں ہوتی

(۱) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے (اس کی توبہ قابل قبول نہیں) دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا

marfat.com

اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (حاشیہ و جز امام کردری جلد ۳ ص ۳۲۱)

(۲) جو نبی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے۔ اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے۔ اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور اجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ خیریہ علامہ خیرالدین رملی استاد صاحب در مختار جلد ۱ ص ۹۵)

(۳) جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور ﷺ کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلا شبہ کافر ہو گیا ہے اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔ (کتاب الخراج امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ ص ۱۱۲)

غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے گستاخ کا قتل

ابن خطل رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی شان اقدس میں

marfat.com

بدزبانی کرتا تھا۔ اس کی دو باندیاں تھیں۔ وہ اس کے سامنے حضور ﷺ کی ہجو گاتی تھیں۔ مکہ فتح ہونے کے وقت خانہ کعبہ میں پناہ گزین ہونے کے لئے غلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ حضور اکرم ﷺ کو خبر دی گئی کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا ہے۔ سردار دو عالم ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہے اس کو قتل کر دو۔ لہٰذا فرمان رسول ﷺ کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت سعید بن حریث اور عمار بن یاسر (دوسری روایت میں ہے) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہم نے اسی مقام پر غلاف کعبہ میں لپٹے ہوئے اس کی گردن اڑا دی گئی۔

(مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد ۲)

نکتہ گستاخی رسول ﷺ ناقابل معافی ایسا قبیح جرم ہے کہ کعبۃ اللہ امن کی جگہ اور متبرک ہے لیکن گستاخی کے مرتکب کو وہاں بھی کوئی پناہ نہیں یعنی ایسے شخص کے لئے روئے زمین پر کسی فرد کو پناہ دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ واقعہ ہر کلمہ گو کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

marfat.com

گستاخ کو قبر نے قبول نہ کیا

ایک نصرانی بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہو کر مشرف اسلام ہوا اور پھر اس نے نبی مکرم ﷺ سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ جب اُس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے وحی لکھنے پر متعین فرمایا۔ اس کی بدبختی کہ اس نے دین اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ نصرانیت کو اختیار کر لیا اور نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہوئے لوگوں سے کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) صرف اتنا جانتے ہیں جتنا کہ میں نے انہیں لکھ کر دیا ہے۔ چنانچہ اس بدبخت کو جب موت آئی' تو لوگوں نے اس کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۵۱۱)

گستاخ کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

مکہ مکرمہ میں ایک شخص ابو العاص جو اپنا منہ ٹیڑھا کر کے نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی کیا کرتا تھا۔ ایک روز جو اس

marfat.com

نے منہ ٹیڑھا کر کے نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی کی تو آپ ﷺ کو ناگوار گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ نکلنا تھا کہ اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ پھر مرتے دم تک ٹیڑھا ہی رہا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹)

توہین رسالت کی سزا

علامہ قسطلانی شارح بخاری اپنی کتاب مواہب لدینہ میں لکھتے ہیں کہ میدان احد میں جس نے حضور اکرم ﷺ کا دانت مبارک شہید کیا تھا اس کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا تھا جب وہ بڑا ہوتا تھا تو اس کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوتے تھے۔

رفیقہ حیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد باندی تھی۔ اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنی اور گالیاں دینی شروع کیں تو اس نابینا صحابی نے

marfat.com

ہتھیار (خنجر) لیا اور اس کے پیٹ میں رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا۔ جب یہ واقعہ رسول معظم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو نابینا صحابی نے عرض کیا۔ یارسول ﷺ اسے مارنے والا میں ہوں۔ یہ آپ ﷺ کو گالیاں دیتی اور گستاخیاں کرتی تھی۔ میں اسے روکتا نہ رکتی میں اسے دھمکاتا تھا باز نہ آتی اور اس سے میرے دو بچے موتیوں کی طرح ہیں اور وہ مجھ پر مہربان بھی تھی۔ آج رات اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کیں اور گالیاں دیں۔ میں نے خنجر لیا اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے مار ڈالا۔

(یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگو گواہ رہو اس کا خون رائیگاں (ناقابل سزا) کر دیا۔ (ملخص من سنن' ابوداؤد)

عصاء مبارک کی بے ادبی کا نتیجہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں حضور اکرم ﷺ کا عصاء مبارک تھا۔ ججاہ نے غصے کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لے کر اس کو گھٹنے پر رکھ کر زور سے توڑنا چاہا۔ ہر طرف سے شور ہوا۔ ارے یہ کیا کرتا ہے۔ مگر اس نے نہ سنا اور توڑ ہی ڈالا۔

marfat.com

اس کے ساتھ ہی اس کے گھٹنے میں ایک پھوڑا پیدا ہوا جس کو اکلہ کہتے ہیں جو جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ تھوڑے عرصہ میں پاؤں کاٹنے کی ضرورت پیش آئی اور ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اس کی تکلیف سے وہ مرگیا۔ (شفاء شریف)

مقام غور ہے کہ جب ان کے تبرکات کی بے ادبی تباہی کا موجب ہے تو خود ان کی بے ادبی کے نتائج کیا ہوں گے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

موئے مبارک کو اذیت دینے والے پر جنت حرام

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے فرما رہے تھے جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت پہنچائی تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنزالعمال ص ۲۷۶/۲)

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

اسم مبارک کی گستاخی کا انجام

مولانا جلال الدین محمد رومی علیہ الرحمتہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

آں دین کثر کر راز تمسخر بخواند
نام احمد را دہانش کثر بماند

(ترجمہ) ایک شخص نے استہزاء کے طور پر حضور ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کو منہ ٹیڑھا کر کے لیا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہی رہ گیا۔

(مثنوی مولانا روم دفتر اول)

marfat.com

خاتمہ

سلطان معظم، رسول مکرم ﷺ کی زلف گرہ گیر کے اسیرو، باادب، بانصیب اور بے ادب بے نصیب

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

تاجدار کائنات ﷺ کا ذکر کرتے وقت دامن ادب و احترام ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ چھوٹا تو یہ نہ چھوٹے گا بلکہ دامن ایمان چھوٹے گا۔ سرکار ابد قرار ﷺ کو پیاری پیاری صفات کے ساتھ پکارو۔ اسی میں ادب ہے، تعظیم و تکریم ہے، اجلال ہے، اکرام ہے۔ یہ ہی تو تقاضائے ایمان ہے۔ بلکہ کمال ایمان ہے، اساس ایمان ہے۔ اسی ادب و احترام میں دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی ہے۔ ادب کا دامن ہاتھ میں ہے تو فوز و فلاح قدم چومے گی اور اگر گوہر ادب

marfat.com

خاک غفلت میں گم ہو گیا تو مصائب و آلام مقدر بن جائیں گے۔

اے رب غفار دہلیز مصطفیٰ ﷺ بلکہ کوچہ مصطفیٰ ﷺ کے کتوں کے تلووں کی خاک کا بھی ادب و احترام ہمارے رگ و ریشہ میں پیدا فرمادے۔ (آمین بحق طٰہٰ و یٰسین ﷺ)

عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا
قیامت پر بھی کوئی فیصلہ باقی تو رہنے دو

خاکپائے غوث و رضا

محمد اشرف قادری رضوی

marfat.com

علماءِ اہلسنت کی گرانقدر تصانیف

حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق چشتی بھترالوی کی تصنیفات

برزخی زندگی کے احوال
موت کا منظر

تسکین الجنان فی
محاسن کنزالایمان

عقائدِ صحیحہ کا قابلِ قدر تذکرہ
شمع ہدایت

قرآن وحدیث کی روشنی میں
عورت کا مقام

السراجی فی المیراث
(اردو حاشیہ)

اظہارِ محبتِ رسول ﷺ
انگوٹھے چومنا مستحب ہے

نماز کے بعد
ذکر مستحب ہے

اقامت (تکبیر)
بیٹھ کر سننا مستحب ہے

نورالایضاح کا عربی حاشیہ
ذریعۃ النجاح حاشیہ نورالایضاح

تذکرۃ الانبیاء

تلخیص المفتاح (عربی حاشیہ)

میزان الصرف
(آسان عام فہم اردو حاشیہ)

اذان کے ساتھ
درود و سلام مستحب ہے

المظہر النوری علی المختصر القدوری
(زیر طبع)

فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا
کنزالدقائق عربی حاشیہ
(زیرِ ترتیب)

امام اعظم اور فقہ حنفی

حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب صاحب ہزاروی کی تصنیفات

فوائد درود شریف

التبیان فی جواز الصلوٰۃ قبل **الاذان**

القول المقبول لنفی فی الرسول ﷺ

العوارف العنبریہ فی
المیلاد النبویہ

اصول فقہ کی مشکل ترین کتاب
حسامی آسان عربی حاشیہ
(زیرِ ترتیب)

سبعہ فوائد زیر طبع

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد فضل الدین صاحب نقشبندی کی تصنیفات

چالیس منتخب احادیث کی جامع تشریح
اربعین نقشبندی

قطب الارشاد فی جواز حیلۃ الاسقاط

التبرک بآثار الصالحین

البشرات فی الصدقات

دعاء بعد از نماز جنازہ

قیام شب برأت

حضرت علامہ مولانا سردار احمد حسن صاحب سعیدی کی تصنیفات

قربانی کے فضائل مسائل کا جامع مختصر مجموعہ
حقیقت قربانی

شرح نحو میر

ابتدائی طلبہ و طالبات کے لئے انتہائی مفید کتاب
صرف سعیدی
(زیرِ ترتیب)

مکتبہ ضیائیہ

بوہڑ بازار راولپنڈی

552781

55271